اقسامِ عقل کے بارے میں علامہ تفتازانیؒ اور علامہ جرجانیؒ کے آراء کا علمی و تقابلی جائزہ

Scholarly and Comparative Analysis of the Opinion of Allama Taftazaani and Allama Jurjaani regarding kinds of Mind

نوح احمد ناصری *

ڈاکٹر صاحب اسلام **

Abstract

The great industry within the nature is itself the proof of the presence of God. The cause of structure and function of a material thing starting from a tiny particle to a massive huge body in this universe is Allah almighty. So the beautiful bodies available in this world are not creations of its own but due to Allah almighty who is the sole creator of all of them.

There is a huge list of the number of the creations of Allah almighty in this world but mankind is the most perfect creation among them that is why he has been declared as noble among the creations اشرف المخلوقات. At the same time, Allah almighty has bestowed them with the qualities of knowledge and identification.

On one side, if humans have been bestowed with five senses like sense of smell, sense of taste, sense of hearing, sense of touch and sense of sight, at the same time the humans cannot compete with other animals in these senses because if we compare the eye sight of an eagle and crow with the eye sight of humans, we can easily understand that these birds are more competent in this sense as compared to humans. Ants have much more precise and accurate sense of smell as compared to humans and monkeys have fantastic sense of hearing in comparison with humans.

It means that by appearance, humans are less competent to animals in the above mentioned senses but on the other hand, humans have been gifted with super qualities of instinct, thinking, force of decision etc. so we can easily understand that these qualities in humans totally supersedes all the qualities of animals in which they show high level of competency. These are the qualities which compensate all the demerits of humans.

It is very interesting to see that due to ultra-modern frame of mind, humans can easily capture all types of highest flying and fast running birds and animals. All the huge organisms have been dominated by humans due to advanced frame of minds.

Humans have touched the climax of civilizations, arts and literature, science and technology due to these meaningful capabilities.

This the reason that only the humans can recognize their creator using this quality which no one in the creatures have, and thus he bows his head before his lord who has given him the highest status among all the creatures. This meaningful force is called mind or sense of thinking. Although the parameters of human mind can be these surrounding material things but making these material things the base for thinking, he can approach to his God because at the end he can conclude that all these material bodies in the whole universe are the manifestations of God on this earth.

---

* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شیخ زائد اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف پشاور

** پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف پشاور

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار بدیہیات اور مشاہدات کے انکار سے زیادہ غلط ہے۔ زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ہر چیز حتیٰ کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کارخانہ کا کوئی موجد ہے۔ اسے چلانے والی کوئی عظیم الشان ہستی ہے۔ اس نظام عالم کو قائم رکھنے والی کوئی ذات ضرور ہے ورنہ خود بخود یہ کاروبار ہستی کیسے چل سکتا اور قائم رہ سکتا ہے۔ اس کارخانہ قدرت میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی عبث اور بلا فائدہ پیدا نہیں کی بلکہ نہ صرف اس کو پیدا کیا، پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو حسن بھی عطاء فرمایا۔

من جملہ ان مخلوقات اور موجودات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو وجود بخشا اور ڈھیر سارے کمالات انسان میں ودیعت رکھ دیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے ظاہری حواس دیگر حیوانات سے کمزور پیدا کئے گئے ہیں۔ انسان کی قوت باصرہ کوّے اور شہباز وغیرہ سے بھی کم ہے اور اس کی قوت شامہ چیونٹی کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے۔ اور قوت سامعہ بندر وغیرہ کی نسبت ہیچ ہے۔ الغرض انسان حواس اور جسمانی قوت کے لحاظ سے اکثر جانوروں سے درجہ میں کم ہے۔ مگر ان سب کی جگہ اس کو عقل و تعقل اور ادراک، ذہن اور ارادے کی زبردست قوتیں ودیعت کر دی گئی ہیں اور یہی معنوی قوتیں اس کی ہر قسم کی کمزوریوں کی تلافی کرتی ہیں جن سے تیز دوڑنے والے جانور اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کو گرفتار کرلیتا ہے۔ اور خود سے کئی گنا بڑی بڑی مخلوق کو زیر کرلیتا ہے۔ انسان کی عظمت و رفعت، تہذیب و تمدن علوم اور فنون، ایجادات اور انکشافات سب ان معنوی قوتوں کی مرہون منت ہیں۔ اسی معنوی قوت کے بناء پر یہ اپنے خالق حقیقی کی معرفت اور مالک کی عرفان حاصل کرلیتا ہے۔ اسی قوت کے بل بوتے پر یہ اپنے خالق کے آگے سر تسلیم خم کرلیتا ہے، اگرچہ عقل انسانی اور اس کے ادراک ذہن کا دائرہ کار عالم مادیات ہے اس حد سے آگے انسان تحقیق کرنے سے عاجز و قاصر ہے، اس عقل کی قوت سے کائنات میں غور و فکر کر کے خدا کو جان سکتا ہے اس کے وجود کو تسلیم کرتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انَّ فِی خلق السّموات والارضِ وَاخْتلاف الّیل والنّھار لایٰت لِّاولی الالباب"[1]

"بے شک آسمانوں اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو"۔

عقلمند آدمی جب آسمان و زمین کی پیدائش اور ان کے عجیب و غریب احوال و روابط اور دن رات کے مضبوط اور محکم نظام میں غور کرتا ہے تو اس کو یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ سارا مرتب و منظم سلسلہ ضرور کسی ایک

مختار کل اور قادر مطلق فرمانروا کے ہاتھ میں ہے جس نے اپنی عظیم قدرت اور اختیار سے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کی حدبندی کر رکھی ہے۔ کسی چیز کی مجال نہیں کہ اپنے دائرہ سے باہر قدم نکال سکے[2]۔

یہاں تک تو عقل کی رسائی ہو سکتی ہے لیکن انسان کی عقل یہ معلوم نہیں کر سکتی ہے کہ آخر وہ کونسا کام ہے جس کے لئے مجھے پیدا کیا گیا ہے اور میرے ذمے خدا تعالیٰ کیطرف سے کیا فرائض ہیں، ایسی معلومات کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ناگزیر ہوئی جس کے ذریعہ ہم اپنے مقصد اور اللہ تعالیٰ کے وہ فرائض جو ہمارے ذمے عائد ہوتے ہیں اور اس کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اعمال کو معلوم کریں۔

عقل کی تعریف

عقل لغت میں منع کرنے کو کہتے ہے، یہ مأخوذ ہے "عقال البعیر" سے، وہ رسّی جس سے اونٹ باندھا جاتا ہے، عقل بھی عقل والوں کو صحیح راستے سے اعراض اور روگردانی سے منع کرتا ہے[3]۔

عقل کی اصطلاحی تعریف

عقل کی اصطلاحی تعریف شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے یوں ذکر فرمائی۔

"ھو الشئ الذی یدرک بہ الانسان ما لا یدرکہ بالحواس"[4]

"عقل وہ ہے کہ حواس کے ذریعہ انسان جس چیز کا ادراک نہیں کر سکتا اس ذریعہ کر لیتا ہے۔"

علامہ سید شریف جرجانیؒ نے عقل کی اصطلاحی تعریفات متعدد نقل کی ہیں۔

1۔ "جوھر روحانی خلقہ اللہ تعالیٰ متعلق ببدن الانسان۔"

"یعنی عقل بدن انسان کے ساتھ پیوستہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ایک روحانی جوہر ہے۔"

2۔ "نور فی القلب یعرف الحق والباطل۔"

"عقل حق اور باطل کو پہچاننے والا ایک نور ہے جو سینہ انسان میں موجود ہوتا ہے۔"

3۔ "العقل جوھر مجرد عن المادۃ یتعلق بالبدن تعلق التدبیر والتصرف۔"

"عقل مادہ سے خالی ایک جوہر ہے جو کہ تدبیر اور تصرف کے تعلق کے ساتھ بدن انسانی سے متعلق ہے۔"

4۔ "والعقل قوۃ للنفس الناطقۃ۔"

"عقل نفس ناطقہ کے ایک قوت کا نام ہے"[5]

علامہ جرجانیؒ فرماتے ہے کہ "عقل سے مراد وہ موجود ہے جو ممکن ہے لیکن نہ تو متجسم ہے اور نہ اس جسم میں حال اور نہ ہی اس کا جزء ہے۔ اپنی فاعلیت میں آلات جسمانیہ سے مستغنی ایک جوہر مجرد ہے۔"[6]

دکتور محمد علیان نے یوں تعریف کی ہے "اپنی ذات اور کاموں میں مادہ سے مجرد ایک جوہر قائم بالذات مخلوق ہے جو نہ تو جسم اور جسمانی چیزوں کے قبیل سے ہے اور نہ ہی یہ مادی مخلوق ہے۔

بعض علماء نے نفس اور ذہن کو بھی عقل کا مترادف قرار دیا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ تینوں چیزیں ایک ہی ہے، لیکن اگر باعتبار ادراک دیکھا جائے تو اس کو عقل کہا جاتا ہے۔ اور باعتبار تصرف اگر دیکھا جائے تو نفس کہلاتا ہے اور اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے کہ ادراک کے لئے ہمیشہ مستعد ہوتا ہے تو اس کو ذہن کہا جاتا ہے[7]۔

روایات مذکورہ میں تطبیق علماء سے کچھ یوں منقول ہے کہ معلول اول اس حیثیت سے کے مجرد ہے اس کو عقل کہتے ہے اور اس حیثیت سے یہ تمام موجودات کے صدور میں واسطہ ہے قلم کہلاتا ہے اور افاضہ انوار نبوت کی حیثیت سے اسے نور نبی کہا جاتا ہے۔

اقسامِ عقل علامہ تفتازانیؒ کی رائے

علامہ تفتازانیؒ نے عقل کی دو قسمیں ذکر کی ہے۔ نظری اور عملی، پھر عقل نظری کے چار مراتب ذکر کئے ان چار مراتب کو مستقل چار قسمیں شمار کیا جاتا ہے۔

عقل ہیولانی، عقل بالملکہ، عقل مستفاد، عقل بالفعل

1۔ عقل ہیولانی

کہ نفس میں بدیہات کے ادراک کی صلاحیت ہو لیکن بالفعل نہ ہو، اس کی تشبیہ ہیولیٰ کے ساتھ رہی ہے، جو مرتبہ اولیٰ میں جملہ صورتوں سے خالی ہوتا ہے جیسا کہ وہ قوت جو کہ اطفال میں پائی جاتی ہے، یعنی چھوٹے بچوں کی قوت جن میں بدیہات کے ادراک کی صلاحیت موجود ہوتی ہیں لیکن بالفعل وہ کچھ حاصل نہیں کرسکتیں، علامہ موصوف کے نیز یہ ضعیف ہے[8]۔

2۔ عقل بالملکہ

کہ جس میں صلاحیت حصول نظریات ہو جیسا کہ کوئی ان پڑھا پڑھنے اور لکھنے کی کوشش میں لگ جائے یہ ایک درمیانی مرتبہ ہے کہ اس میں باعتبار استعداد لوگوں کے مراتب مختلف ہوتے ہیں۔

3۔ عقل بالفعل

اس مرتبہ میں مشاہدہ نہیں ہوتا البتہ دونوں صلاحیتیں اس میں ہوتی ہیں، مثلاً ایک آدمی لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور جب چاہے اسے استعمال کر سکتا ہے تو یہ عقل بالفعل کہلاتا ہے، یہ بھی درمیانی مرتبہ میں شامل ہے۔

4۔ عقل مستفاد

سارے مراتب میں مرتبہ کمال ہے کہ اس میں نہ کہ صرف ادراک بدیہات اور نظریات کی صلاحیت ہوتی ہے بلکہ اس میں مشاہدہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جب کوئی خط اور کتابت جاننے والا بیٹھے اور لکھنا شروع کر دے تو اس وقت ادراک بدیہی بھی ہے اور نظری بھی اور ساتھ میں مشاہدہ بھی ہے کہ خود لکھنے بیٹھا ہے اس کو عقل فعال بھی کہا جاتا ہے جو کہ ہمارے نفوس کو قوت کے مرتبہ سے نکال کر فعل کے قوت میں داخل کراتا ہے۔

مذکورہ مراتب اقسام میں اختلاف ہے کہ آیا ان اسماء سے مراد خود نفس ہے یا اس کے صلاحیات اور استعدادات وغیرہ، یہ اختلاف کی اختلاف عبارات پر فتح ہوتا ہے۔

بعض اوقات اس کی تعبیریوں کی جاتی ہے کہ عقل ہیولانی ایک صلاحیت ہے جو نفس کو علوم ضروریہ کے قبول کرنے کا حامل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کو استعدادی قوت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی یوں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسی قوت ہے کہ اس میں استعداد ہے۔ تو تعبیرات اور اقسام دونوں میں اختلاف ہے۔

ضروریاتِ نظریات کے حصول کا نام عقل بالملکہ ہے، کتاب المبداء والمعاد کے مصنف کے مطابق عقل بالفعل، اور عقل مستفاد دونوں باعتبار ذات کے واحد ہیں البتہ ان میں اعتباری فرق پایا جاتا ہے[9]۔ اور عقل عملی صناعات اور موضوعات کے استنباط میں معاون ہے، اچھے بُرے میں تمیز کرنے والا ہے، پھر عقل عملی پر حکمت عملی اور عقل نظری پر حکمت نظری کو تفریع کرتے ہیں[10]۔

اقسام عقل، علامہ جرجانیؒ کی رائے

علامہ موصوف نے علامہ ایجی کا قول نقل کیا ہے۔ علامہ عضد الدین فرماتے ہیں کہ:

"قالوا الحكماء مراتب العقل اى التعقل للنفس الناطقة الانسانية أربع"[11]

"حکماء نے کہا ہے کہ عقل انسانی کے چار مراتب ہیں۔"

1۔ عقل ہیولانی جو کہ ادراک معقولات کے لئے استعداد محض ہے، فعل سے خالی قوت محضہ ہے جیسا کہ چھوٹے بچوں کا عقل کہ حالت طفولیت اور ابتداء خلقت میں ان کی وہ محض استعداد ہے جو ادراک کے بغیر ہوتی ہے اور یہ استعداد تمام حیوانات کو شامل نہیں۔

ہیولیٰ کی طرف نسبت کی وجہ سے اس کو ہیولانی کہا جاتا ہے اس لئے کہ استعداد محض کے مرحلے میں نفس ہیولیٰ کے مشابہ ہوتا ہے جیسا کہ ہیولیٰ تعریف ذات کے مرحلے میں ساری صورتوں سے خالی ہوتا ہے۔

2۔ عقل بالملکہ کہ علم ضروریات کے ساتھ حصول نظریات کے لئے نفس کو مستعد بنایا جائے۔

3۔ عقل بالفعل جو کہ ضروریات سے نظریات کو مستنط کرنے کا ملکہ پیدا ہونے کا نام ہے، یعنی ایسی صلاحیت پیدا کرے کہ جب چاہے ضروریات کو مستحضر کرکے اس سے نظریات کو حاصل کرے۔ اور یقینا یہ تب ممکن ہے جب یہ طریقہ استنباط ملکہ کی صورت میں اس کے ذہن میں راسخ ہو۔ ایک دوسری تعریف جو کہ عقل بالفعل کے بارے میں منقول ہے کہ "ضروریات سے نظریات کو حاصل کرکے اس حیثیت میں لانا کہ جب بھی حاصل کرنے والا اس کا استحضار کرے تو رؤیت کے بغیر اس کو حاصل کر سکتا ہو۔

4۔ عقل مستفاد عقل میں نظریات ایسے مستحضر ہوں کہ کبھی غائب ہی نہ ہوں۔

علامہؒ کے نزدیک مذکورہ اقسام اور مراتب میں عقل مستفاد کا درجہ کمال کا ہے اور باقی تین واسطہ ہوں گے۔ بالفعل، عقل مستفاد کا وسیلہ قریب، اور عقل بالملکہ وسیلہ متوسطہ ہے، اور عقل ہیولانی وسیلہ بعید ہے۔

علمی و تقابلی جائزہ اقسام عقل باعتبار تقسیمات مختلفہ مختلف ہیں۔

1۔ باعتبار ادراک ادراک کے اعتبار سے عقل کی دو قسمیں ہیں۔

1 عقل نظری: اس سے ان علوم اور معارف کا ادراک کیا جاتا ہے جس کا عمل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جیسا کہ کل کا جز سے بڑا ہونا۔

2 عقل عملی: کہ جس سے کسی چیز کا قابل ہونا اور نہ ہونا جانا جائے لیکن یہ درجہ عقل نظری کے بعد ہوتا ہے، کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اس کو جاننے کے بعد کیا جاتا ہے۔ الغرض

عقل عملی قوۃ محرکہ ہے اور عقل نظری قوۃ مدرکہ۔

2۔ باعتبار ادراک عقلی

ادراک عقلی کے اعتبار سے عقل کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ وہ عقل جو تجربہ یا حس پر قائم ہو جیسا اس بات کا علم کہ جب درجہ حرارت سو تک پہنچ جائے تو پانی جوش مارتا ہے، تو یہ ایسی بات اور ایسا امر ہے کہ اس کے لئے کسی برہان کی ضرورت نہیں۔

2۔ وہ ادراک جو کہ بدیہی چیز سے حاصل ہو گا جیسا کہ اجتماع ضدین کا علم مثلاً کالا اور سفید۔

3۔ جس میں ادراک تأمل نظر پر قائم ہو جیسا یہ کہنا کہ معلول زائل ہو جاتا ہے۔ علت کے زائل ہونے سے، تو ایک ایسا امر ہے کہ جو تأمل اور نظر سے حاصل ہوتا ہے بدیہی مسلمات میں سے نہیں۔

3۔ باعتبار قوت مراتب

اس اعتبار سے بھی عقل کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ ادارک قطعی: کہ جس میں خطاء کا احتمال نہ ہو جیسا اس بات کا علم کہ اجتماع نقیضین محال ہے، اس میں جزم اور یقین ہے احتمال خطاء نہیں۔

2۔ ادراک ظنی: کہ عقل کسی چیز کی ترجیح دے لیکن اس میں خطاء کے احتمال کی وجہ سے یقین نہ ہو، مثلاً اس بات کا گمان کرنا کہ کنجوس کبھی بھی اپنا پیسہ فلاحی امور میں خرچ نہیں کرتا، اب اس میں یقین نہیں، فقط گمان ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ گمان غلط ہو اور معاملہ اس کے برعکس نکل آئے۔

4۔ باعتبار مدرکات عقلیہ

اس اعتبار سے بھی عقل کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ وہ معارف جو بدیہی ہو اس کے لئے تأمل اور نظر کی ضرورت نہ ہو بلکہ ذہن میں حاصل ہو جیسے ایک کا آدھا ہونا دو کا۔

2۔ جو نظر و تأمل کے بعد ذہن میں حاصل ہو جیسا کہ حرارت کو حرکت کا مسبب ماننا۔

5۔ باعتبار احکام مدرکتہ

اس اعتبار سے عقل تین قسم پر ہے۔

1۔ وجوب: کہ عقل اس کے عدم کا تصور نہیں کرتا، ایک ایسا امر ہوتا ہے جو کہ انتفاء کو قبول نہیں کرتا اور ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ وجود باری تعالیٰ یا دو کا جفت ہونا۔

2۔ استحالہ: جس کے ثبوت اور وجود کا عقل تصور بھی نہ کرے جیسا کہ جزء کا کل سے بڑا ہونا۔

3۔ جائز: عقل اس کے وجود اور عدم دونوں کو تسلیم کرے یا وہ چیز جو انتفاء اور ثبوت دونوں کو قبول کرے اس کو ممکن بھی کہتے ہے جیسا کہ جسم کا ایک وقت میں ساکن اور دوسرے وقت میں متحرک ہونا[12]۔

اب ان مذکورہ اقسام کو عقل کی اقسام کہا جائے یا عقل کے مراتب اس میں علامہ تفتازانیؒ نے ابتداء تقسیم ذکر فرمائی ہیں اور عقل عملی اور عقل نظری کی طرف منسوب کیا ہے اسکو اور پھر عقل نظری کے چار اقسام ذکر کئے۔

جبکہ علامہ جرجانیؒ نے بلا ذکر شئ آخر اَقسام اربع کا ذکر فرمایا۔ علامہ تفتازانیؒ نے عقل ہیولانی کو ضعیف قرار دیا، جبکہ علامہ سید شریف جرجانیؒ نے اس کو وسیلہ بعید سے تعبیر فرمایا۔

عقل بالملکہ کی تعریف میں علامہ تفتازانیؒ نے صلاحیت نظریات کا ذکر کیا اور حصول ضروریات کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ علامہ جرجانیؒ نے دونوں صلاحیتیں یعنی حصول ضروریات اور صلاحیت حصول نظریات کا ذکر کیا۔

عقل مستفاد کی وہ تعریف جو علامہ تفتازانیؒ نے کی ہے اس اعتبار سے جامع ہے کہ اس میں دونوں صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ مشاہدہ بھی موجود ہو، جبکہ علامہ جرجانیؒ نے کچھ یوں تعبیر فرمائی، کہ نظریات کا عقل میں اس طرح استحضار ہو کہ کبھی غائب نہ ہوں۔ علامہ تفتازانیؒ نے عقل فعال کا نام دیا ہے۔

علامہ تفتازانیؒ نے دونوں قسموں یعنی عقل نظری اور عقل عملی کو ذکر کیا ہے اور پھر مراتب عقل کو چار قسموں میں بیان فرمایا ہے جبکہ علامہ جرجانیؒ نے فقط عقل نظری کو ذکر کیا ہے اس لیے علامہ تفتازانیؒ نے عقل کی تقسیم کر کے اس کی اقسام ذکر کیے جو زیادہ واضح اور بہتر ہے۔ ابتداء جائزہ میں جو مختلف اعتبار سے جو پانچ قسمیں اقسام عقل کے بارے میں ذکر ہوئی، مختلف اعتبارات سے باعتبار ادراک، باعتبار ادراک عقلی، باعتبار قوت درجات، باعتبار مدرکات عقلیہ، باعتبار احکام مدرکہ۔ اور پھر ہر تقسیم کے اعتبار سے اقسام عقل جو کل بارہ قسمیں بنتی ہیں۔

باعتبار ادراک دو قسمیں، باعتبار ادراک عقل تین قسمیں، باعتبار قوت درجات کے دو قسم، باعتبار مدرکات عقلیہ کے دو قسم اور احکام مدرکہ کے اعتبار سے تین قسم پر۔

تو علامہ تفتازانیؒ کا ذکر کردہ اقسام اور ان کی تقسیم اس تفصیل مذکور کے قریب معلوم ہوتی ہیں۔ جبکہ علامہ جرجانیؒ نے عقل نظری کو ذکر کرکے پھر اس کی چار اقسام تحریر فرمائیں ہیں جو کہ مختصر ہیں۔

اگرچہ علامہ تفتازانیؒ نے بھی تمام اقسام کا احاطہ نہیں کیا۔ خصوصاً عقل مدرکہ کے اعتبار سے جو تقسیم، واجب، استحالہ اور جائز کی طرف ہوتی ہے اس کا ذکر نہیں کیا۔

خلاصہ یہ کہ عقل انسانی کے ابتداء دو قسمیں ہیں۔ عقل نظری اور عقل عملی اور پھر عقل نظری کے چار اقسام ہیں۔ عقل ہیولانی، عقل بالملکہ، عقل بالفعل اور عقل مستفاد۔ اور عقل عملی سے مراد وہ عقل ہے جو کہ صناعات اور موضوعات کو مستنبط کرنے میں تصرف و تعاون کرتا ہے اور صحیح اور سقیم و اچھے اور بُرے میں تمیز کرتا ہے۔

حواشی

[1] البقرۃ 2 آیت 190

[2] عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، جلد 1، ص:248، دارالاشاعت، کراچی، طبع نامعلوم

[3] الجرجانی، علی بن محمد، کتاب التعریفات، ص25، مکتبہ فاروقیہ، پشاور، طبع، 2013

[4] الشاہ ولی اللہ، قطب الدین احمد، حجۃ اللہ، جلد 2، ص:156، قدیمی کتب خانہ، کراچی، طبع نامعلوم

[5] کتاب التعریفات، مذکور، ص:125

[6] الجرجانی، علی بن محمد، شرح المواقف، جلد 8، ص:262، النوریۃ الرضویۃ، پبلشنگ، لاہور، 2009

[7] کتاب التعریفات، مذکور، ص:125

[8] التفتازانی، مسعود بن عمر، شرح المقاصد، جلد 2، ص:481، النوریۃ الرضویۃ، لاہور، 2009

[9] ایضاً، جلد 2، ص:482

[10] ایضا، جلد، ص:484

[11] شرح المواقف، جلد 8، ص:263

[12] دکتور محمد علیان www.smatah.net